

قسط 17

وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔

مراد نے گاڑی کے شیشے کو فوراً نیچے کیا۔

کیونکہ باہر کا موسم کافی اچھا تھا۔

چلے کافی وقت ہو گیا ہے۔

وہ اس سے کہنے لگی۔

ہممم۔۔

مراد گاڑی کو احتیاط سے رش سے نکالنے لگا۔

وہ اب کھلی سڑک پر گاڑی لا چکا تھا۔

مراد کی گاڑی ایک گاڑی کے پاس سے گزری۔ کہ

خوشخبری رائلز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

دوسری گاڑی میں موجود وہ چہرہ۔۔

اس چہرے کو دیکھنے لگا۔

جو آج نظر آیا تھا۔

اس لڑکی نے اس انسان کے سر اور

پیروں سے آسمان اور زمین

دونوں کھینچ لی تھی۔

وہ جلدی سے گاڑی سے نکلتا۔

اس گاڑی کے پیچھے بھاگنے لگا۔

لیکن مراد ہیڈ فون لگائیں۔

گاڑی کو سپیڈ میں لا چکا تھا۔

وہ انسان پیچھے پیچھے لگا چلانے لگا۔

سڑک پر چلنے والا ہر انسان اسے باتیں کر رہا تھا۔

رکو۔

پلیز رک جاؤ۔

ایک بار۔۔

اما۔

پلیز ایک بار رک جاؤ۔

وہ ٹھوکر سے سنبھلتا ہوا چلایا۔

وہ دور جا چکی تھی۔

مراد شاید موبائل پر کسی سے باتوں میں مگن تھا۔

اس لیے اس نے گاڑی نہیں رکی۔

مگر انہتا نے گاڑی کے پیچھے اس انسان کو دیکھا تھا۔

لیکن اس نے گاڑی نہیں رکوائی تھی۔

انہتا بہت دور جا چکی تھی اب اس انسان سے۔

جبکہ وہ انسان دوبارہ اپنی گاڑی میں جا چکا تھا۔

وہ کیوں نہیں رکی۔

کیا وہ سب بھول گئی۔۔

وہ اپنے بیگ سے نکالتا ایک تصویر دیکھنے لگا۔

میں کہاں ڈھونڈوں۔

اللہ جی۔۔

میری مدد کریں۔

ان کو رکنا چاہیے تھا۔

اس کا ڈرائیور گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔

جو کوئی چیز لینے گیا تھا۔

چلیں صاحب جی۔

ہاں۔۔

وہ باہر سڑک کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جہاں وہ دیکھی گئی تھی۔

ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پر پھسلا۔

سب مل گیا تم نہیں ملی۔

تم آج مل کر بھی نہیں ملی۔

تم کبھی کسی کو ملتی ہی نہیں۔

وہ لڑکی اس وقت گھر پر اکیلی تھی۔

کہ اچانک اپنے گھر کی کھڑکی پر جا بیٹھی۔

وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی کچھ آرٹ کر رہی تھی۔

کہ اچانک اس لڑکی کی نظر

گھر کے سامنے کھڑے لڑکے پر پڑی۔

نہ جانے وہ کب سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ کافی دنوں بعد آیا تھا۔

اس نے مذاق میں آکر

اس کا خط بھی پھاڑ دیا تھا۔

اسے لگا

کوئی اس سے مذاق کر کے چلا گیا ہے۔

وہ اب اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھے

اسے انگور کرنے لگی۔

جیسے اس نے اسے دیکھا ہی نہ ہو۔

وہ لڑکا مسکراتا اپنے آپ پر قابو پاتا اسے اشارہ کرنے لگا۔

کہ فوراً اس نادان لڑکی نے۔

اس کی طرف دیکھا۔

وہ نادان لڑکی صرف

اسے اتنا ہی اگنور کر سکتی تھی۔

اس لڑکے نے اپنی شہادت کی انگلی

کو آہستہ آہستہ اپنے دماغ پر مارنا شروع کیا۔

اور پھر وہ آہستہ آہستہ گول گول

گھمانے لگا اپنی انگلی کو۔

وہ یقیناً اسے پاگل کہہ رہا تھا۔

وہ اس لڑکی کو پاگل کہہ رہا تھا۔

جس نے بے فضول سی اگنور کرنے کی اداکاری کی تھی۔

وہ لڑکی بھی دماغ پر قابو پاتی

اسے اشارے کرنے لگی۔۔

یقیناً اسے بہت غصہ آیا تھا اس کی حرکت پر۔

وہ بھی اپنی شہادت والی انگلی کو اٹھاتی۔۔

اس کی طرف اشارہ کرنے لگی۔۔

اور پھر اپنے دماغ پر مارنے لگی۔

اور پھر گول گول گمانے لگی۔۔

وہ بھی یقیناً اسے نہایت پاگل انسان کہہ رہی تھے۔

وہ لڑکا گردن جھکا کر ہنسنے لگا۔

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

پھر وہ اپنے ہاتھ میں موجود

گھڑی میں ٹائم کو دیکھنے لگا۔

جیسے وہ کچھ وقت کے لیے آیا ہو۔

وہ اپنا بیگ کھولتا پھول نکالتا۔

وہاں رکھ رہا تھا۔

جہاں وہ پودوں کو پانی دینے آتی تھی۔

وہ اسے دیکھ رہی تھی۔

جو پھول رکھ رہا تھا۔

لال گلاب۔

وہ لڑکی گھبرا چکی تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

وہ لڑکا پھول رکھتا اپنی انگلی۔

ایک دفعہ اس کی طرف کرتا۔

اور ایک دفعہ پھولوں کی طرف۔

وہ اس سے یہ کہہ رہا تھا کہ

یہ پھول میری طرف سے تمہارے لیے۔

وہ بیگ کی زپ بند کرتا اسے اپنے کندھے پر اٹھاتا۔

جلدی سے جانے لگا۔

اسے شاید جلدی تھی آج۔

وہ یقیناً اس لڑکی کو کسی دن

ہارٹ اٹیک دیکھ کر چلا جائے گا۔

وہ لڑکی اپنے گھر سے جلدی سے بھاگتی ہوئی نکلی۔

وہ فوراً سے ان پھولوں کو اپنے ہاتھوں

میں لیے اندر جانے لگی۔

وہ تو شکر ہے کہ آج گھر پر کوئی نہیں تھا۔

ورنہ خیر نہ تھی اس کی آج۔

کیا تماشہ ہوتا۔

یہ سوچ کر ہی اس کی روح نکل رہی تھی۔

وہ پھول لے کر اپنے کمرے

میں موجود بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔

بیڈ پر اس کی کتابیں بکھری پڑی ہوئی۔

وہ ایک سائیڈ پر ہو کر بیٹھ گئی۔

آج تک وہ سب کو پھول دیتی تھی اور۔

آج پہلی بار کسی نے اسے پھول دیے تھے۔

وہ بھی وہ پھول جو کسی

نے باغ سے تازہ تازہ توڑے تھے۔

وہ ان پھولوں میں رکھے۔

اس سکی نوٹ کو پڑھتے ہنسنے لگے۔

وہ نادان لڑکی اس کی محبت میں گرفتار ہو رہی تھی۔

وہ صوفے پر بیٹھی اسے

ایک ایک چیز دوبارہ دکھا رہی تھی۔

اور وہ دیکھ بھی رہا تھا۔

وہ کہاں ہے جو تم نے لیا تھا۔

آنکھوں والا سرمہ۔

جس سے آنکھوں میں سے مٹی نکل جاتی ہے۔

وہ اس سے پوچھنے لگا۔

کیونکہ اسے اس سرمہ میں کافی دلچسپی ہو رہی تھی۔

یہ رہا۔

لیکن اسے لگانے سے آنکھوں

میں تھوڑی سی جلن بھی پڑتی ہے۔

لیکن جنہوں نے کبھی یہ سرمہ لگایا نہ ہو۔

ان کا برا حال ہوتا ہے پہلی دفعہ میں۔

وہ اسے سرمے کے بارے میں ڈرانے لگی۔

مجھے کچھ نہیں ہوگا۔

ویسے بھی کون سی میری

آنکھوں میں کوئی مٹی وغیرہ ہے۔

دیکھو میری آنکھیں صاف ہیں۔۔

وہ اپنی آنکھیں اسے دکھانے لگا۔

ٹھیک ہ۔۔

آپ کی مرضی آپ نے لگانا ہے۔۔

تو لگالیں ویسے میں نے آپ کو بتا دیا۔

وہ سرمہ اسے کھول کر دینے لگی۔۔

ویسے بچپن میں میں نے

ہاشمی سرمہ ہی لگایا کرتا تھا۔

میری دادی کو میری آنکھوں

کے اندر سرمہ بہت پسند تھا۔۔

چلو آج ان کی یاد تازہ کر لیتے۔۔

ہاشمی نہ سہی یہ صحیح۔۔

وہ سرے کو اپنی آنکھ میں ڈالنے لگا۔

انہتا چپ چاپ اسے دیکھ رہی تھی

کیونکہ اسے پتہ تھا

اب اس کا بہت برا حال ہونے والا ہے۔

ابھی اس نے اپنی ایک آنکھ میں ہی سرمہ لگایا تھا۔

کہ اسے اپنی آنکھ میں جلن محسوس ہونے لگی۔

سچ میں یار بہت جلن پڑ رہی ہے۔

انہتا میں کیا کروں۔۔

یہ کیا چیز ہے۔۔

جو میں نے آنکھوں میں ڈال دی ہے۔۔

وہ آنکھ پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

آپ یہ ٹشو لے اور

اسے اپنی آنکھوں میں رکھ لیں۔۔

تھوڑی دیر بعد اس کی جلن

خود بخود ختم ہو جائے گی۔۔

اسے کا کوئی حل نہیں ہے۔

وہ ٹشو کا باکس اس کے

سامنے کرتی اسے کہنے لگی۔۔

رکو میں پانی سے دھو کر آتا ہوں۔۔

نہیں۔۔ نہیں

پانی سے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اس کی پھر بھی آپ کو جلن پڑے گی۔

ٹشو رکھ لیں ایک دو منٹ تک اس

کی جلن خود ختم ہو جائے گی۔

میں نے آپ کو کہا بھی تھا کہ

نہ استعمال کریں۔۔

اس سے کافی جلن پڑتی ہے۔۔

یہ تو آمنہ باجی استعمال کرتی ہے۔

میں نے تو ان کے لیے خریدا تھا۔

آپ کو ہی شوق تھا اسے استعمال کرنے کا۔

ویسے کیا فائدہ آپ کا گاؤں میں پیدا ہونے کا۔

جب آپ کو ان چیزوں کا ہی نہیں پتہ۔۔

جنہوں نے اسے کبھی لگایا نہ انہیں

پہلی دفعہ بہت جلن ہوتی ہے۔۔

مجھے اور آمنہ باجی کو

تو اس کے عادت ہو چکی ہیں اب۔

وہ مسلسل مراد کو باتیں سنارہی تھی۔۔

جو اپنی آنکھ کو مسلنے میں لگا ہوا تھا۔

تم یہ لگاتی ہو استغفر اللہ۔۔

اور میں جو بے وقوف بنا بیٹھا ہوں

کہ تم آنکھوں پہ کاجل لگاتی ہو۔

وہ کاجل نہیں یہ زہریلا سرمہ تھا۔

اس کی آنکھ کو اب تھوڑا سا سکون ملا تھا

مگر وہ آنکھ نہیں کھول رہا تھا۔

ابھی بھی اس نے اپنی آنکھ پر ٹشو رکھا ہوا تھا۔

جی میں تو آنکھوں پہ سرمہ ہی لگاتی ہوں۔۔

آپ کو کس نے کہا کہ میں کاجل لگاتی ہوں۔۔

وہ اس سے پوچھنے لگی کہ

اسے کس نے کہا ہے کہ وہ کاجل لگاتی ہیں۔

مجھے لگا۔

وہ کچھ بولنے لگا تھا۔

جی جی آپ کو لگا کہ میں کاجل لگاتی ہوں

اور آپ نے بالکل میری نقل اتارنے کی کوشش کی۔

وہ اس کی بات کاٹ چکی تھی۔

میں تمہاری نقل کیوں اتاروں گا۔

مجھے کیا شوق ہے۔۔

ایسی حرکتیں کرنے کا۔

وہ آنکھ سے ٹٹو ہٹاتا ہوا اس سے پوچھنے لگا۔

کیونکہ آپ مجھ سے۔۔۔

وہ بولتے بولتے رک گئی۔۔

مراد اسے دیکھنے لگا۔

یقیناً وہ جانتی تھی کہ

وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

کیا۔

وہ اس سے پوچھنے لگا۔

کچھ نہیں۔۔

بس آرام کرتے ہیں۔۔

تھک چکی ہوں میں۔۔

لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

وہ کیا بولے

وہ چیزوں کو سمیٹنے لگی

جو اس نے اسے دکھانے کے لیے نکلی تھی۔۔

انہتا کیا تم مج۔

ایک اور بات۔۔

آپ کے لیے بھی کچھ لیا ہے میں نے۔

وہ بس چاہتی تھی کہ

وہ کوئی ایسی بات نہ کرے

جس کا وہ ابھی جواب نہ دے سکے۔

کیا۔۔

وہ حیران ہوتا اسے دیکھنے لگا۔۔

جس کا رنگ ایک دم سے آڑ چکا تھا۔۔

وہ اس کا اشارہ سمجھ چکا تھا کہ

وہ ابھی اس چیز کے لیے تیار نہیں ہوئی۔

اسے وقت چاہیے تھا اور وہ دے گا۔

چاہے قیامت تک کے وقت کا انتظار کیوں نہ کرنا پڑے۔

بعد میں دوں گی۔

ابھی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔

وہ ہلکا سا مسکراتی چیزوں کو

صوفے پر سمیٹتے رکھتے

اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔۔

پچھلے وہ صرف اسے جاتا دیکھنے لگا۔

کہ اسے کیسے پتہ چلا کہ

وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

محبت میں کوئی فرق ہی نہیں ہوتا۔

جینے کا اور مرنے کا۔

محبوب کو دیکھ کر جیتے ہیں اور

محبوب کو دیکھ کر ہی مر جاتے ہیں۔۔۔

جاری ہے

